روزنامہ C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ یکم فروری 2002ء 17 ذی قعد 1422 ہجری - یکم تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 28

نفل نماز

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

انسان کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنا نور ہے جو چاہے اپنے گھر کو اس نور سے روشن کر لے-

(مسند احمد - حدیث نمبر 82)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ - وہ بڑی مراد ہے - اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو - عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو - موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے - ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو - نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو - ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو - اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو - تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے -

سچائی اختیار کرو - سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں - کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے - کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں - نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں - تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی -

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بیباکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے - سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے -

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں انکی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ -

(ازالہ اوہام - روحانی خزائن جلد نمبر 3 ص 549)

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15 جنوری 2002ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد جماعت کی نماز ہائے جنازہ حاضر و غائب پڑھائی -

جنازہ حاضر: مکرم ملک عبدالقادر صاحب آف کھارانز د قادیان حال کیلگری (کینیڈا) مرحوم اپنے بیٹے مکرم عبدالسمیع سہیل صاحب (داماد مکرم چوہدری عبدالرشید آرکیٹیکٹ) کے پاس آئے ہوئے تھے کہ چند دن بیمار رہنے کے بعد بروز جمعہ 11 جنوری 2002ء کو صبح 4 بجے وفات پا گئے - مرحوم موصی تھے - جنازہ ربوہ لے جایا گیا -

جنازہ غائب

✿ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب محسن (راہ مولیٰ میں قربان ہوئے) آف پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کسی دشمن نے 11 جنوری کی رات کو گولی مار کر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا - مرحوم گھر میں اکیلے تھے اہلیہ اور بچے نزدیکی گاؤں کسووال گئے ہوئے تھے - مکرم مربی صاحب پیر محل کہتے ہیں کہ ان کی کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی - انہیں دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا دو سالوں سے بیعتیں کروانے میں اپنے ضلع میں اول آ رہے تھے - اس وجہ سے انہیں دھمکیاں بھی مل رہی تھیں - مرحوم کی اہلیہ صدر لجنہ پیر محل ہیں - مرحوم کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے - بیٹا طارق احمد محسن جامعہ احمدیہ ربوہ میں شاہد کلاس کا طالب علم ہے -

مرحوم کا جنازہ 12 جنوری کو ربوہ لایا گیا - کافی تعداد میں لوگ جنازہ میں شامل ہوئے اور تدفین عمل

باقی صفحہ 7 پر ☜

پھولوں اور پھلوں کی ورائٹی

✿ گلشن احمد نرسری ربوہ میں فروٹ کی تمام ورائٹی مثلاً آلوچہ - آلو بخارا - جاپانی پھل' الا ئچی' خوبانی - بادام - ناشپاتی - سیب' انجیر افغانی اور سٹرابری وغیرہ موجود ہے - اسی طرح موسمی پھولوں کی پنیریاں اور تازہ گلاب کے پودے 10 روپے میں حاصل کریں - ان کے علاوہ گلاب کی پتیاں - گلاب کے ہار - گلیڈی اولا کی سٹک اور بلب اور نرگس کے بلب نیز سدا بہار پودے اور نئے گملوں کی ورائٹی خصوصی رعائت کے ساتھ دستیاب ہیں - موسم بہار کی آمد پر پودوں کی قیمتوں میں خصوصی رعایت کی گئی ہے

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

عرفانِ حدیث

نمبر 103

مرتبہ: عبدالسمیع خان

مقام خوف اور امید

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اگر مومن جان لے کہ خدا تعالیٰ کے پاس کیا کیا سزائیں ہیں تو وہ کبھی جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر جان لے کہ اللہ کے پاس کیا کیا رحمتیں ہیں تو وہ اس کی جنت سے کبھی مایوس نہ ہو۔

(صحیح مسلم کتاب التوبہ باب سعة رحمة الله - حدیث نمبر 4948)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

مسلم کتاب التوبہ سے یہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ جب وہ سزا دینے پر آئے اور گرفت کا فیصلہ فرمائے تو اتنی سخت اور شدید ہوگی وہ گرفت' اگر مومن کو علم ہو جائے کہ خدا اگر ناراض ہو تو اتنی بڑی گرفت ہوتی ہے تو وہ جنت کی امید ہی نہ رکھے۔ کیوں جنت کی امید نہ رکھے اس لئے کہ مومن کو یہ احساس رہنا چاہئے کہ عملاً وہ اتنا گنہگار وہ بلا ارادہ بھی گنہگار رہے اور خطا تو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور اللہ اس کی ہر کمزوری کو پکڑے تو سزا واجب ہو جائے گی اور اگر سزا واجب ہو جائے اور اس کو پتہ ہو کہ خدا کی گرفت کتنی سخت ہے تو وہ جنت کی امید ہی کھو بیٹھے' اس کے دل میں یقین ہو جائے کہ مجھے کبھی جنت نصیب نہیں ہو سکتی۔ اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائن رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی جنت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔ یہ بظاہر دو متضاد باتیں ہیں۔ ایک طرف چھوٹی سی غلطی پر یہ خوف کہ خدا بہت سخت گرفت فرمائے گا' ایک طرف ساری عمر کے گناہوں کے باوجود جو پہاڑوں کے برابر ہوں یہ امید کہ اللہ تعالیٰ ان سب گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یہ دو باتیں بظاہر متضاد ہیں مگر متضاد نہیں ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہی تو پل صراط ہے جس سے ڈرنے کی ہمیں تلقین کی جاتی ہے۔ اس احتیاط سے اس صراط کو طے کرنا ہے کہ خدا کے غضب کی طرف نہ گر پڑیں۔ اور اس امید پر اس صراط کو طے کرنا کہ جب بھی قدم اٹھائیں خدا کی رحمت کی جانب گریں۔ یہ وہ رستہ ہے جس کی طرف یہ حدیث بلا رہی ہے۔

(روزنامہ الفضل 5/ اکتوبر 98ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 4/ فروری 2002ء

5-05 a.m تلاوت۔ خبریں۔ درس ملفوظات
6-00a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m روحانی خزائن کوئز پروگرام
8-15 a.m اردو کلاس
9-30 a.m چائنیز سیکھئے
10-00 a.m فرانسیسی پروگرام
11-15 a.m لقاء مع العرب
12-15 p.m درس ملفوظات
12-30 p.m چائنیز پروگرام
1-10 p.m چلڈرنز کارنر
1-45 p.m مجلس سوال وجواب
2-45 p.m کوئز: خطبات امام
3-20 p.m اردو کلاس/ سکائی
انڈونیشین سروس/ ہاٹ برڈ
4-25 p.m سفر ہم نے کیا
5-05 p.m تلاوت۔ درس ملفوظات خبریں
6-00 p.m اردو کلاس
7-00 p.m بنگالی پروگرام
8-00 p.m لجنہ میگزین
9-00 p.m چلڈرنز کارنر
9-30 p.m فرانسیسی سروس
10-30 p.m جرمن سروس
11-30 p.m لقاء مع العرب

منگل 5/ فروری 2002ء

12-30a.m عربی سروس
1-35 a.m مجلس سوال وجواب
2-30 a.m روحانی خزائن کوئز پروگرام
3-30 a.m فرانسیسی پروگرام
4-30 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-05 a.m چلڈرنز کارنر
6-25 a.m تبرکات
7-30 a.m طب کی باتیں
8-20 a.m ایم ٹی اے یو ایس اے
9-20 a.m زبانیں سکھانے کا پروگرام
10-00 a.m بنگالی ملاقات
11-15 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m پشتو پروگرام
1-40 p.m درس القرآن
3-10 p.m اراؤنڈ دی ورلڈ/ سکائی
انڈونیشین سروس/ ہاٹ برڈ
4-10 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
7-00 p.m بنگالی پروگرام
8-00 p.m اراؤنڈ دی ورلڈ
9-00 p.m چلڈرنز کارنر
9-30 p.m فرانسیسی پروگرام

باقی صفحہ 8 پر

عبیداللہ علیم کی شاعری پر مقالہ اور تصویری نمائش

نوجوان احمدی مصور مکرم سید عبدالسلام رضوان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ نے نیشنل کالج آف آرٹس لاہور سے حال ہی میں ٹیکسٹائل ڈیزائننگ میں گریجوایشن کیا ہے۔ گریجوایشن کے مقالہ (Thesis) کے لئے ان کا عنوان Spirit of Aleem's Poetry تھا۔ مورخہ 20 تا 28 دسمبر 2001ء تک نیشنل کالج آف آرٹس میں سید عبدالسلام رضوان صاحب کے مقالہ کی تصویری نمائش منعقد ہوئی اس نمائش میں عبیداللہ علیم صاحب کی شاعری کو تصویری رنگ میں کمال فن مہارت اور خوبصورتی سے اجاگر کیا۔ عبیداللہ علیم صاحب کے ان تین اشعار پر پینٹنگز بنائی گئیں۔

مجھے یہ کھینچتے ہیں دو جہاں اپنی طرف
زمین اپنی طرف آسماں اپنی طرف

اس پینٹنگ میں خیر اور شر جو انسان کو اپنی اپنی طرف کھینچتے ہیں کا خیال تصویری زبان میں پیش کیا گیا۔

وحشت اسی سے پھر بھی وہی یار دیکھنا
پاگل کو جیسے چاند کا دیدار دیکھنا

خواب سرائے ذات میں زندہ ایک تو صورت ایسی ہے
جیسے کوئی دیوی بیٹھی ہو حجرہ ناز و نیاز میں چپ

مندرجہ بالا دونوں اشعار کو الگ الگ تخیلاتی رنگ میں ڈھالا گیا ہے۔ نمائش میں پینٹنگز کے علاوہ عبیداللہ علیم صاحب کی کتب' CDs' تصاویر اور ٹیکسٹائل آرٹ کو پینل کی صورت میں سامنے لانے کا منفرد کام بھی رکھا گیا تھا۔ یہ نمائش ہر آنے والے کو اپنی طرف کھینچنے کا موجب رہی اور اس سے جہاں مصور کے فن کا دلکش اظہار ہوا وہاں دور حاضر کے عظیم شاعر عبیداللہ علیم صاحب کی شاعری کو لوگوں میں روشناس کروانے میں بھی مدد ملی۔

عبدالسلام رضوان صاحب کی پینٹنگز گزشتہ چند سالوں سے آل پاکستان صنعتی نمائش ربوہ میں بھی رکھی جا رہی ہیں۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جوششِ ستم تھی دھواں دھواں وہ لہو سے ہم نے نکھار دی

اہل کشمیر کے لئے جماعت احمدیہ کی تاریخ ساز خدمات

کشمیریوں کی درد انگیز حالت۔ مصلح موعود کا فکر انگیز مضمون اور وائسرائے کے نام مفصل خط

محترم راجا نصر اللہ خان صاحب

قسط اول

'جنگ' 'سنڈے میگزین' مورخہ 9۔ستمبر 2001ء کے صفحہ 22 پر ایک مدلل اور فکر انگیز مضمون بعنوان 'کشمیر کی تحریک آزادی: پس منظر' شائع ہوا ہے۔ ہم موقر قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے اس وقیع مضمون کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

(الف) ''حقیقت یہ ہے کہ جموں اور کشمیر کی جدوجہد آزادی قیام پاکستان سے بہت پہلے سے جاری ہے۔ یہ بھارت کا اندرونی مسئلہ نہیں بلکہ یہ تو ہندوستان کی تحریک آزادی سے بھی پہلے کا معاملہ ہے' جس کے لئے کشمیر کے غیور عوام نے بے پناہ جانی اور مالی قربانیاں دی ہیں جس کی ایک مثال 13 مئی 1931ء کا دن ہے۔ اس روز ریاست کی ڈوگرہ فوج نے 22 نہتے کشمیریوں کو شہید کر دیا۔ اس وقت بھارت کا وجود کہاں تھا۔''

(ب) ''13۔جولائی 1931ء۔ جموں اور کشمیر کے عوام کی طرف سے جدوجہد آزادی کو باقاعدہ منظم اور عملی طور پر شروع کرنے کا دن تھا۔ چنانچہ اس روز وائسرائے ہند کو اکابرین کشمیر کی طرف ایک تار ارسال کیا گیا۔ اس تار میں کہا گیا کہ سری نگر کے بے بس اور نہتے مسلمانوں پر ریاستی حکام نے گولیاں برسا کر جس طرح شہید کیا ہے' اس کی مثال جبر و تشدد کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی اور جب تک جموں و کشمیر میں مسلمانوں کی اپنی وزارت قائم نہ ہو اس وقت تک کشمیر میں امن قائم نہیں ہو سکتا''۔

(ج) ''اس سلسلے میں 25۔جولائی 1931ء کو ایک اہم اجلاس بعد نماز ظہر سر ذوالفقار علی خان نواب آف امیر کوٹلہ کی کوٹھی واقع فیئر ویو (Fair View)' شملہ میں منعقد ہوا............ اس بارے میں لاہور کے پیسہ اخبار نے لکھا '' شملہ میں مسلمانان کشمیر کی حالت زار پر غور کرنے کے لئے مسلمان زعماء کا ایک جلسہ ہوا جس میں نواب سر ذوالفقار علی خان' سر ڈاکٹر محمد اقبال' میاں بشیر الدین محمود احمد' نواب صاحب گنج پورہ' خان بہادر شیخ رحیم بخش' خواجہ حسن نظامی اور دیگر بہت سے مسلمان زعما شریک ہوئے اور یہ متفقہ فیصلہ کیا گیا کہ ریاست کشمیر کے حالات اس قدر خراب ہیں کہ اس کی نگرانی کے لئے فوراً ایک ''آل انڈیا کشمیر کمیٹی'' کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایک کمیٹی قائم کی گئی جس میں ڈاکٹر سر محمد اقبال' نواب ذوالفقار علی خان' خواجہ حسن نظامی' نواب صاحب گنج پورہ وغیرہ شامل تھے۔ قرار پایا کہ ہندوستان کے تمام صوبوں کے نمائندے اس میں شامل کئے جائیں۔ نیز یہ طے پایا کہ 14 اگست کو کشمیر ڈے منایا جائے''۔

(جنگ سنڈے میگزین 9۔ستمبر 2001 صفحہ 22)

مندرجہ بالا اقتباسات پڑھنے سے بآسانی اندازہ ہو جاتا ہے کہ مضمون نگار نے گہرا مطالعہ کر کے ٹھوس حقائق بیان کئے ہیں۔ خاکسار کو متذکرہ مضمون پڑھ کر اس امر سے خاص دلچسپی پیدا ہوئی کہ برصغیر میں برپا ہونے والی تحریک ''آزادی کشمیر'' کے تاریخی' بنیادی اور حقیقی خدوخال کا مطالعہ کیا جائے اور حقائق اور تاریخ ساز لمحات و اقدامات کو قارئین کرام کے سامنے واضح اور اجاگر کیا جائے۔

کشمیریوں کی دردبھری حالت

تاریخ ہند و کشمیر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم و بربریت کا افسوسناک دور اس وقت شروع ہوا جب کشمیر کی رونق و شادابی اور ترقی و بہبودی میں دلچسپی لینے والے مغلیہ سلطنت کے پرشوکت و پرسطوت بادشاہوں کا دور ختم ہو گیا اور پنجاب اور کشمیر پر سکھوں کا قبضہ ہو گیا۔ سکھوں کے دور (مہاراجہ رنجیت سنگھ اور اس کے جانشین) میں کشمیری مسلمانوں پر کیا گزری اس کا کچھ حال بیان کیا جاتا ہے۔

(الف)۔ اللہ بخش صاحب یوسفی اپنی کتاب ''مختصر تاریخ کشمیر'' میں یورپین مصنف ولیم ھیور کے حوالہ سے درج کرتے ہیں:

''سکھ کشمیریوں کو مویشیوں سے کسی طرح بہتر نہ سمجھتے تھے۔ اگر کوئی سکھ کسی کشمیری کو قتل کر دے تو اس کی سزا سولہ سے بیس روپے تک جرمانہ تھی۔ جس میں سے چار روپیہ مقتول کے ورثاء کو دیئے جاتے تھے اگر وہ ہندو ہو۔ اور دو روپے دیئے جاتے تھے اگر وہ مسلمان ہو''۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص 389)

(ب) فضل احمد صاحب صدیقی اپنی کتاب ''خونابۂ کشمیر'' میں تحریر کرتے ہیں:

'''' مسلمانان کشمیر پر سکھوں کی کرم فرمائیاں انتہائی شرمناک حد تک پہنچی ہوئی تھیں۔ اذان دینا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔

بیشتر مساجد اراضی......نزول (وہ زمین جو بحق سرکار ضبط کر لی جائے) قرار دے دی گئی تھیں.........

گائے کی قربانی کے الزام میں غریب مسلمان سری نگر کے بازاروں میں حقیر جانوروں کی طرح گھسیٹ گھسیٹ کر مار ڈالے گئے۔ انہیں سفاکیوں سے تنگ آ کر بے شمار کشمیری گھرانے ہجرت پر مجبور ہوئے اور پنجاب' یوپی اور دیگر مقامات میں جا بسے''۔

(خونابۂ کشمیر ص 17 از فضل احمد صدیقی سابق ایڈیٹر ''ڈان'' پبلشرز ادارہ ادب۔ کراچی نمبر 3)

(ج) کنہیا لال ھندی کی کتاب ''تاریخ پنجاب'' کے حوالے۔ کنہیا لال ھندی نے 1830ء میں صوبہ یوپی (بھارت) میں جنم لیا۔ انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ اسسٹنٹ انجینئر لاہور مقرر ہوا اور لاہور کی کئی مشہور سرکاری عمارتیں ریلوے اسٹیشن لاہور۔ دریائے راوی کا (پرانا) پل اور مشہور و معروف میو ہسپتال اس کی نگرانی میں تعمیر ہوئیں جو اس کی ہنرمندی کا ثبوت ہیں۔ اس کی کتاب ''تاریخ پنجاب'' پہلی بار 1877ء میں شائع ہوئی تھی۔ خاکسار کے سامنے جو اس کتاب کا ایڈیشن ہے وہ ''مجلس ترقی ادب لاہور'' نے 1981ء میں شائع کیا تھا۔ کتاب کے دیباچہ میں یہ بات بھی درج ہے: ''اگرچہ مؤلف ''تاریخ پنجاب'' مہاراجہ رنجیت سنگھ کا مداح ہے لیکن وہ اس کے بعض ناشائستہ افعال سے چشم پوشی بھی نہیں کرتا''۔

کشمیر جنت نظیر کی پامالی

مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب اور دوسرے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے چھوٹے بیٹے شیر سنگھ کو کشمیر کا ناظم مقرر کر دیا۔ یہ ظالم شہزادہ عیش و عشرت کا دلدادہ تھا۔ اس کے ساتھ اس کے کارندوں نے بھی ملک کشمیر کو پامال کر دیا۔ رنجیت سنگھ کو خبر ہوئی تو اس نے شہزادہ شیر سنگھ سے اختیارات لے کر جمعدار خوشحال سنگھ کو دے دیئے۔ اس نے کشمیریوں کے ساتھ کیا سلوک کیا اس کے متعلق کنہیا لال نے اپنی کتاب ''تاریخ پنجاب'' میں لکھا ہے:

(الف) ''مگر جمعدار خوشحال سنگھ نے کشمیر پہنچ کر وہ انتظام کیا کہ تمام خطہ کشمیر اجڑ گیا۔ تمام کارخانہ داروں کو باندھ کر اس نے لوٹ لیا۔ شہر سری نگر کی رعایا جن کو گھر سے نکلنا اور مر جانا برابر تھا گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ہزاروں آدمی ننگے بھوکے کشمیری لاہور اور امرتسر وغیرہ آبادیوں میں کشمیر سے نکل کر آ گئے۔ اور گلی گلی اور کوچے کوچے بے تعداد دیوزہ گری کرتے پھرتے تھے۔ ہر بازار میں ''برائے خدا'' کی آواز سنائی دیتی تھی۔ سینکڑوں بھوک کے مارے گلیوں اور بازاروں میں مرے پڑے نظر آتے تھے اور اہل محلہ کو ان کے مردوں کو اٹھانا اور دفنانا مشکل پڑ جاتا تھا۔ اب تک جو کشمیری لاہور' امرتسر' لودھیانہ و نور پور وغیرہ شہروں میں پائے جاتے ہیں' اسی وقت کے آئے ہوئے ہیں''۔

(''تاریخ پنجاب'' از کنہیا لال صفحہ 325)

آگے چل کر لکھا ہے۔

''غرض اس آفت میں مبتلا ہو کر کشمیریوں کی وہ حالت ہوئی کہ کبھی کسی تاریخ میں ایسا ذکر درج نہیں ہے کہ بادشاہ کے ناظم نے اپنے ملک کی رعیت کو لوٹ کر جلا وطن کیا ہو۔ لاہور میں اس وقت جب مہاراجہ (رنجیت سنگھ۔ ناقل) کی سواری باہر نکلتی تو سینکڑوں کشمیری سر و پا برہنہ مہاراجہ کی سواری کے چاروں طرف ''برائے خدا'' ''برائے خدا'' کرتے ہوئے چلے جاتے تھے''۔

(''تاریخ پنجاب'' صفحہ 325)

(ب) مہاراجہ رنجیت سنگھ کا اعتراف

سر لیپل گریفن نے ''تاریخ رئیسان پنجاب'' میں کشمیر کی اس بربادی اور خوشحال سنگھ کے مظالم کا تذکرہ کیا ہے:

''مہاراجہ کو جب کشمیر کی تباہی کا حال معلوم ہوا تو شہزادہ شیر سنگھ کو لکھا کہ تم نے ہم کو ان حالات کی اطلاع نہ دی۔ جمعدار (خوشحال سنگھ) نے ایک عرضی ارسال کی کہ بہت سا روپیہ لے کر حاضر ہوتا ہوں۔ مہاراجہ نے کہا جمعدار نے روپیہ تو جمع کر لیا مگر کشمیر کو برباد کر دیا جمعدار کے پیش دست جو لوگ تھے مہاراجہ نے سب کو محبوس کر کے گرانقدر رقومات لے کر چھوڑا۔ حسین جمعدار خوشحال سنگھ چونکہ منظور نظر تھا' تمام بلاؤں سے محفوظ رہا''۔

(بحوالہ 'تاریخ کشمیر' از عنصر صابری پبلشرز پروگریسو بکس لاہور ص 122)

(ج) کنہیا لال کے بعد ایک اور ہندو مصنف جگموہن (سابق گورنر مقبوضہ کشمیر) کی کتاب 'کشمیر چنگاری سے شعلوں تک' کے ص 75 سے ایک دل سوز حوالہ پڑھتے ہیں۔

(پبلشرز بکس اینڈ بکس کراچی)

''اگرچہ ہندوؤں کو قدرے بہتر سلوک حاصل ہوا مسلمانوں کو بدسلوکی کا شکار ہونا پڑا۔ ان کی مسجدوں پر قفل چڑھا دیا گیا یہاں تک کہ جامع مسجد میں نماز عام پر پابندی لگا دی گئی .... ملاؤں کو اذان دینے کی ممانعت تھی مگر ایک طبقے کے طور پر کشمیریوں سے نفرت روا رکھی جاتی اگر کوئی سکھ ہندو کو ہلاک کر دیتا تو معاوضہ چار روپے تھا اور اگر کوئی مسلمان مارا جاتا تو یہی معاوضہ دو روپے تھا۔''

(د) محمد عمر و نور الٰہی صاحبان مصنف ''تاریخ ریاست جموں و کشمیر'' لکھتے ہیں:

''سکھ کشمیریوں کو حیوانوں سے بدتر سمجھتے تھے۔ ان کی نفرت اور حقارت یہاں تک بڑھ گئی کہ اگر کسی سکھ کے ہاتھ سے کوئی کشمیری مارا جاتا تو جرم ثابت ہونے پر اسے بیس روپیہ جرمانہ ادا کرنا ہوتا تھا۔ جن میں سے اگر مقتول ہندو ہوتا تو چار روپے اور اگر مسلمان ہوتا تو دو روپے اس کے وارثوں کو دے کر باقی رقم خزانہ میں جمع کی جاتی تھی۔ سب سے پہلے مصر موتی رام سکھوں کی طرف سے گورنر ہو کر آیا۔ اس نے جامع مسجد بند کر دی اور تمام مشہور مسجدیں اور ان کی معافیاں ضبط کر کے یہ حکم دیا کہ کوئی شخص اذان دینے نہ پائے''۔

(بحوالہ ''تاریخ کشمیر'' از عنصر صابری ص 124)

ستم بالائے ستم۔ ڈوگرہ راج

مزید بدقسمتی یہ ہوئی کہ سکھوں کے مظالم کے دور کے بعد مارچ 1846ء سے کشمیریوں پر گویا ''ستم بالائے ستم'' کا زمانہ شروع ہو گیا۔ انگریزوں نے پہلے سے زخم خوردہ کشمیر کو تقریباً 75 لاکھ روپے کے عوض ڈوگرہ مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ گلاب سنگھ کس سرشت کا آدمی تھا اس کے لئے کشمیری مصنف کلیم اختر (جن کا چند سال پیشتر انتقال ہوا ہے) کی کتاب ''شیر کشمیر'' میں درج ایک حوالہ پڑھیے:

''گلاب سنگھ بے حد سفاک۔ ظالم۔ بے رحم اور اور حریص راجہ تھا۔ اس نے جموں کی حکومت سنبھالتے ہی.......... بھمبر، پونچھ، میرپور، راجوری اور کشتواڑ وغیرہ کے مسلمان حکمرانوں کو مکر و فریب سے قابو میں لا کر کسی کو ''درگ'' (کنوئیں کی شکل کا بڑا سا گڑھا) میں ڈالا۔ کسی کی آنکھیں نکلوائیں اور کسی کو سامنے کھڑا کر کے کھال اتروا دی۔''

اس لمبے تاریک زمانے میں مسلمانان کشمیر کے لئے 1931ء کا اہم سال طلوع ہوا۔

حضرت مصلح موعود کی دردمندی

اہل کشمیر کی لمبی اور مسلسل زبوں حالی کا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے دردمند دل پر گہرا اثر ہوا اور 16۔ جون 1931ء کو آپ نے اخبار 'الفضل' میں ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں حضور نے تحریر فرمایا ''ضرورت ہے کہ ریاست کشمیر کو اور گورنمنٹ کو پوری طرح اس بات کا یقین دلایا جائے کہ اس معاملے میں سارے کے سارے مسلمان خواہ وہ بڑے ہوں یا کہ چھوٹے ہوں کشمیر کے مسلمانوں کی تائید اور حمایت پر ہیں۔ اور ان مظالم کو جو وہاں کے مسلمانوں پر جائز رکھے جاتے ہیں کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ریاست پر اور گورنمنٹ پر زور ڈالنے کے سامان مفقود نہیں ہیں۔ ہم دونوں طرف زور ڈال سکتے ہیں ضرورت صرف متحدہ کوشش اور عملی جدوجہد کی ہے''۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 433)

13۔ جولائی 1931ء کا

خون آلود دن

13۔ جولائی 1931ء کے دن کشمیریوں کے ایک ہمدرد مسلمان لیڈر عبدالقدیر صاحب کے مقدمہ کی سماعت کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں سنٹرل جیل سری نگر کی عمارت اور اس سے ملحقہ باغات میں جمع ہونے والے نہتے اور بے قصور کشمیریوں پر ریاست کے کارندوں نے اندھا دھند گولیاں برسا کر بے شمار بے گناہوں کو شہید کر دیا۔ حکومت کی سفاکی اس حد تک پہنچی کہ بے شمار فرزندان توحید کو شہید یا زخمی کرنے کے بعد بے گناہ کشمیری مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جن میں ان کے تمام معروف لیڈر شامل تھے۔

حضرت مصلح موعود کا اظہار کرب

حضرت مصلح موعود کو اس خون رنگ واقعہ کی اطلاع خود کشمیری مسلمانوں کی جانب سے اسی روز مل گئی اور آپ نے بلا تاخیر 13 جولائی کو ہی وائسرائے ہند کے نام ایک مفصل تار بھجوا دیا جس کے شروع میں تحریر فرمایا ''تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں پر نہایت ہی خلاف انسانیت اور وحشیانہ مظالم کا ارتکاب شروع ہو گیا ہے۔ 13۔ جولائی کو سری نگر میں جو کچھ ہوا وہ فی الواقعہ تاسف انگیز ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق نو مسلمان ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ہیں۔ لیکن پرائیویٹ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ سینکڑوں مسلمان ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں .... کشمیر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہے لیکن ان کے حقوق بے دردی سے پامال کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت وہاں مسلم گریجوایٹوں کی تعداد بہت کافی ہے۔ مگر انہیں کوئی ملازمت نہیں دی جاتی۔ یا اگر بہت مہربانی ہو تو کسی ادنیٰ سے کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ اور جب ایک ملک کی 95 فیصدی آبادی کو اس کے جائز حقوق سے صریح انصافی کر کے محروم رکھا جائے تو اس کے دل میں ناراضگی کے جذبات کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔'' حضور نے مزید تحریر فرمایا: ''کشمیر کی اپنی علیحدہ زبان ہے اور اس کا تمدن اور مذہب وغیرہ جموں سے بالکل جداگانہ ہے۔ اس لئے ڈوگرہ وزراء سے کشمیری مسلمانوں کے حق میں کسی بہتری کی توقع نہیں ہو سکتی اور انہیں اس وقت تک امن حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ان کی اپنی وزارت کے ذریعہ مہاراجہ جموں ان پر حکومت نہ کریں لہٰذا انسانیت کے نام پر میں یور ایکسی لینسی سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ آپ کشمیر کے لاکھوں غریب مسلمانوں کو جنہیں برٹش گورنمنٹ نے چند سکوں کے عوض غلام بنا دیا ان مظالم سے بچا لیں۔ تا کہ ترقی اور آزاد خیالی کے موجودہ زمانہ کے چہرہ سے یہ سیاہ داغ دور ہو سکے۔''

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص 457و458)

جماعت احمدیہ کی ٹونڈا (Kitunda)۔ تنزانیہ میں

احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

رپورٹ: مظفر احمد درانی۔ امیر و مربی انچارج تنزانیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کو یکصد نئی بیوت الذکر کی تعمیر کا جو ٹارگٹ دیا تھا اس سلسلہ میں 33 ویں بیت کی تعمیر کی توفیق ملی جس کا افتتاح 22 ستمبر 2001ء بروز ہفتہ ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

دارالسلام تنزانیہ کا سب سے بڑا شہر اور سابق دارالحکومت ہے۔ اس شہر میں جماعت کی ایک ہی بیت تھی جو بڑی ہونے کے باوجود اب چھوٹی پڑ گئی تھی۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ دارالسلام شہر کو مختلف حلقوں میں تقسیم کیا جائے اور ان حلقہ جات میں بیوت کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا۔ چنانچہ ایک جماعت Kitunda کو اس تعمیر میں سبقت کی توفیق ملی۔ کافی تگ و دو کے بعد برلب سڑک 40x140 کے دو پلاٹس خریدے گئے جن پر خوبصورت بیت تعمیر کی گئی جس میں 150 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بیت کی پشت پر معلم ہاؤس بنایا گیا۔ پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے بیت کے صحن میں ایک کنواں کھودا گیا جسے بعد میں پختہ کر دیا گیا۔

افتتاح

مورخہ 22 ستمبر 2001ء کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے بیت کا افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار مظفر احمد درانی نے تعمیر بیت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مرکزی بیت کے چھوٹے پڑ جانے کی وجہ سے مختلف حلقہ جات میں تعمیر بیوت کا آغاز کر دیا گیا ہے جس میں کی ٹونڈا کی جماعت کو برتری حاصل ہو گئی ہے۔ تاہم اور بیوت بھی تعمیر ہوں گی۔

اس کے بعد جماعت کے بزرگوں کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ ہر ایک نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے اور بتایا کہ کس طرح کمزوری کی حالت میں جماعت کا یہاں آغاز ہوا۔ مرکزی بیت میں چند نمازی ہوتے تھے۔ لیکن آج کل مرکزی بیت کا ہال تو درکنار بیت کے صحن کے تمام کونے بھی نمازیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ جمعہ اور عیدین کے دن تمام انتظامات چھوٹے پڑ جاتے ہیں۔ ایک مہمان بزرگ نے کہا کہ صرف یہی بیت نہیں بلکہ بیرونی جماعتوں میں بھی کئی احمدیہ بیوت بن رہی ہیں۔ کچھ ہی دنوں بعد ہم آپ کو اپنی بیت کے افتتاح کی دعوت دیں گے۔ ایک اور بزرگ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اب اس قدر اپنے فضلوں سے نوازا ہے کہ تقریباً ہر ہفتہ کسی نہ کسی بیت کے افتتاح کی خبر ملتی ہے۔

مکرم علی سعید موسے صاحب، نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے فرمایا کہ آج دنیا بدامنی کا شکار ہے۔ دین امن کا مذہب ہے اور بیت دارالامان ہے۔ گویا احمدیت نے امن کے ایک اور گھر کا اضافہ کر دیا ہے جہاں پر امن تعلیم دی جائے گی۔

مکرم امری عبیدی کالوٹا صاحب، نائب امیر نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ میں نے ان بزرگوں سے احمدیت سیکھی ہے۔ ان کی قربانیوں کے پھل آج ہم کھا رہے ہیں۔ پرانے احمدی بزرگ آج جماعت کی ترقی دیکھ کر اتنے خوش تھے کہ اس سے بڑی کوئی خوشی ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ احمدیت کو خوشیوں بھری فتوحات سے نوازے۔

اہل محلہ کی ایک کثیر تعداد بیت کے افتتاح میں شامل ہوئی۔ اس موقع پر مزید پانچ افراد کو احمدیت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ دعا کے ساتھ یہ افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اس بیت کو ہمیشہ اپنے مخلص عبادتگزار بندوں سے آباد رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 دسمبر 2001ء)

غلہ نہ روکو

مکہ والوں کو غلے کا ایک حصہ یمامہ سے جایا کرتا تھا۔ جب یمامہ کے سردار ثمامہ بن اثالؓ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے غلہ رکوا دیا اور کہا رسول اللہؐ کی اجازت کے بغیر ایک دانہ بھی مکہ نہیں جائے گا۔ اہل مکہ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں خط لکھا کہ ہمارے بڑے تو قتل ہو گئے اور باقی بھوک سے مر رہے ہیں۔ چنانچہ حضورؐ نے ثمامہ کو خط لکھا کہ غلے کی ترسیل جاری کر دے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفہ حدیث نمبر 4024 سیرۃ ابن ہشام باب اسر ثمامہ جلد 2 ص 638)

انعام اللہ قمر صاحب

حضرت مصلح موعود کی خدام سے توقعات

حضرت مصلح موعود نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے آغاز سے ہی خدام سے بہت سی توقعات وابستہ کی تھیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ خدام ان توقعات پر پورا اتریں اور اپنی زندگیوں میں وہ عملی انقلاب برپا کردیں جس کی خاطر خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ ذیل میں حضرت مصلح موعود کی خدام سے چند اہم توقعات پیش کی جارہی ہیں۔

خدام کا اصل کام

''خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں سو فیصدی نوجوان نماز تہجد کے عادی ہوں۔ یہ ان کا اصل کام ہوگا جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوگئی ہے۔ قرآن کریم نے تہجد کے بارہ میں اشدّ وطأً (المزمل) فرمایا ہے یعنی یہ نفس کو مارنے کا بڑا کارگر حربہ ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو دیکھنا چاہئے کہ کتنے نوجوان باقاعدہ تہجد گذار ہیں اور کتنے بے قاعدہ ہیں۔ باقاعدہ تہجد گزار وہ سمجھے جائیں گے جو سو فیصدی تہجد ادا کریں سوائے اس کے کہ کبھی بیمار ہوں یا رات کو کسی وجہ سے دیر سے سوئیں یا سفر سے واپس آئے ہوں اور صبح اٹھ نہ سکیں اور بے قاعدہ وہ سمجھے جائیں گے جو ہفتہ میں ایک دو دفعہ ہی ادا کریں۔ باقاعدہ تہجد ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سو فیصدی تہجد گزار ہوں الاماشاءاللہ۔ سوائے ایسی کسی صورت کے کہ وہ مجبوری کی وجہ سے ادا نہ کرسکیں اور خدا تعالیٰ کے حضور ایسے معذور ہوں کہ اگر فرض نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کرسکیں تو قابل معافی ہوں۔ اگر یہ بات ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوجائے تو ان میں ایسا ملکہ پیدا ہوجائے گا کہ وہ دین کی باتوں کو سیکھ سکیں گے اور اگر یہ نہیں تو باقی صرف مشق ہی رہ جاتی ہے جو انگریز، جرمن اور امریکن بھی کرتے ہیں بلکہ وہ ہمارے نوجوانوں کی نسبت زیادہ کرتے ہیں''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 364)

خدام قرآن کریم کی آیات پرغور کریں

''میں بھی طلباء سے یہی کہتا ہوں کہ وہ خود غور کرنے کی عادت ڈالیں اور جو باتیں میں نے بیان کی ہیں ان کے متعلق سوچیں پھر دوسرے لوگوں میں بھی انہیں پھیلانے کی کوشش کریں۔ یادرکھیں صرف کتابیں پڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان میں جو کمی تمہیں نظر آتی ہے۔ اسے دور کرنا بھی تمہارا فرض ہے مثلاً تفسیر کبیر کو ہی لے لو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن کریم کا بہت کچھ علم دیا ہے لیکن کئی باتیں ایسی بھی ہونگی جن کا ذکر میری تفسیر میں نہیں آیا۔ اس لئے اگر تمہیں کوئی بات تفسیر میں نظر نہ آئے تو تم خود اس بارہ میں غور کرو اور سمجھ لو کہ شاید اس کا ذکر کرنا مجھے یاد نہ رہا ہو اور اس وجہ سے میں نے نہ لکھی ہو یا ممکن ہے وہ میرے ذہن میں ہی نہ آئی ہو۔ اور اس وجہ سے وہ رہ گئی ہو۔ بہرحال اگر تمہیں اس میں کوئی کمی دکھائی دے تو تمہارا فرض ہے کہ تم خود قرآن کریم کی آیات پرغور کرو اور ان اعتراضات کو دور کرو۔ جو ان پر وارد ہونے والے ہیں۔ پھر تم اس بات کے متعلق بھی غور کرو کہ انگلینڈ اور امریکہ کو کیوں لائق آدمی مل جاتے ہیں ہمیں کیوں نہیں ملتے۔ تم میں سے بعض سمجھتے ہونگے کہ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ انہیں تنخواہیں زیادہ ملتی ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں گورنمنٹ کی تنخواہوں اور فرموں کی تنخواہوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ لیکن پھر بھی گورنمنٹ کو اچھے کارکن مل جاتے ہیں''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 750)

فنا فی اللہ کا جذبہ

''جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کلی طور پر فنا کردیتا ہے اور اس سے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کرتا تب اس کا آقا کہتا ہے اس نے اپنے آپ کو میرے لئے فنا کردیا۔ اب یہ مجھ سے جدا نہیں رہا تب جیسے بیٹا اپنے باپ کا وارث ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی دنیا اس کے سپرد کردیتا ہے۔ یہ کام ہے جو تم نے کرنا ہے۔ جب تک تم یہ کام نہیں کرتے۔ جب تک تمہارے اندر ایسی خلش پیدا نہیں ہوتی جو رات اور دن تمہیں بے تاب رکھے اور تمہیں کسی پہلو پر بھی قرار نہ آنے دے۔ اس وقت تک تم اس مقام کو حاصل نہیں کرسکتے جو صحابہؓ نے حاصل کیا''۔

(مشعل راہ صفحہ نمبر 489)

علوم کی طرف توجہ کرو

''تم علوم کی طرف توجہ کرو اور دنیا کے سامنے نئی چیزیں پیش کرو اور یاد رکھو کہ زمانہ کی نئی رو اور نئی ضرورتوں کے ساتھ تعلق رکھنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود کو دیکھ لو، آپ نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن آپ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جس قدر انکشافات فرمائے ہیں۔ وہ دنیا کی نئی رو اور ضرورت کے مطابق ہیں۔ پس تم بھی زمانہ کی رو اور ضرورت کو ملحوظ رکھو اور یورپین مصنفین کی کتب کا مطالعہ کرو اور دیکھ لو کہ ان کے دماغ کس طرف جارہے ہیں۔ اگر تم نے اس طرح کام کرنا شروع کردیا تو تم دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ تمہارے کاموں میں کس طرح برکت ڈالتا ہے اور سلسلہ کا کام کس طرح چلتا ہے لیکن یادرکھو تمہاری کتابیں حقیقی طور اس وقت مفید کہلائیں گی جب خود عیسائی مصنفین یہ لکھیں کہ ہمیں اس وقت جو مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ان کا حل ہمیں انہی کتابوں میں ملا ہے''۔

(فرمودہ 27 جنوری 1956ء مطبوعہ الفضل 11 فروری 1956ء)

گریجوایٹ بنیں

''حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک معجزہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے حواری غیر زبانوں میں باتیں کرتے تھے۔ اگر ہمارے نوجوان بھی غیر ممالک میں جائیں اور غیر زبانیں سیکھیں تو وہ مسیح ناصری کے حواریوں سے یقیناً بڑھ جائیں اور یہ صورت تبھی پیدا ہوسکتی ہے جب کہ ہماری جماعت میں کثرت سے گریجوایٹ بنیں اور ان سے ہمیں سینکڑوں گریجوایٹ (دعوت الی اللہ) کے کام کے لئے مل جائیں''۔

(مشعل راہ صفحہ 468)

مشقت برداشت کرنے کی عادت

''دیانت، محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت بھی ہمارے نوجوانوں میں ہونی چاہئے۔ ہمارے ملک میں مشقت برداشت کرنے کی عادت بہت کم ہے۔ جہاں کوئی ایسا کام پیش آیا جس میں محنت اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے تو فوراً دل چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں سب سے زیادہ محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت کی ضرورت ہے''۔

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 364)

ہر فن کے مقابلہ کی مہارت

''تمہیں چاہئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بھی ماہر ہو اور ہر فن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کسی مباحثہ میں گئے۔ وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کردیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کرلے۔ حدیث میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کرلے۔ فقہ میں مقابلہ کرنا چاہے تو کرلے۔ عربی فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہے تو کرلے اور اگر شعر اور ڈھولے بولنا چاہے تو بولے اور اگر اسے اپنی طاقت پر ناز ہے تو میرے ساتھ بنی پکڑ لے۔ اس پر وہ سب خاموش ہوگئے۔ پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کرسکو گے۔ پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہوجائے تو سمجھو کہ موت آگئی۔ ہر روز رات کو سونے سے پیشتر سوچو کہ دن میں تم نے کتنا کام کیا۔ اگر تم روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہوگا اور اس وقت تمہارا وجود سلسلہ کے لئے مفید ہوگا ورنہ جیسے ہمالیہ پہاڑ کو بوٹ سے ٹھڈے لگانے والا پاگل ہے، تم بھی پاگل سمجھے جاؤ گے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارا کام ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ اگر تم پاگل نہیں کہلوانا چاہتے تو محنت اور قربانی کی عادت ڈالو''۔

(فرمودہ 17 دسمبر 1946ء مطبوعہ الفضل 16 مئی 1961ء)

اشاعت علوم کی روایت

''پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ جماعت میں اشاعت علوم کی روایت کو قائم رکھیں اور سوچیں کہ ہماری کمزوری دور کرنے کے کیا ذرائع ہیں اور ایسی سکیمیں تیار کریں جن پر عمل پیرا ہوکر جماعت کے کاموں کو ترقی دی جاسکتی ہو۔ کل کو وہ بھی بڑے بننے والے ہیں۔ اگر آج ان کا استاد پچاس سال کا ہے اور وہ تیس سال کے نوجوان ہیں تو بیس سال گزرنے کے بعد وہ بھی پچاس سال کے ہوجائیں گے اور ان کے کندھوں پر بھی جماعت کا بوجھ آپڑے گا۔ اگر آج سے انہوں نے اس کام کے لئے تیاری شروع نہ کی تو پچاس سال کی عمر میں ان کے دل بھی ویسے ہی کڑھیں گے جیسے اب میرا دل کڑھ رہا ہے۔ پھر اس کام کے لئے دنیوی تدابیر اور دعاؤں کی بھی ضرورت ہے اس کی طرف بھی تمہیں توجہ کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ الہاماً فرمایا کہ ''اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کرسکتا ہوں (تذکرہ صفحہ 115)

مگر یہ مدد دعا کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اگر تم بھی دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواب یا الہام کے ذریعہ تمہیں اطمینان دلایا جائے تو تم کامیاب ہوگئے تو تمہارے دل کتنے خوش ہونگے''۔

(مشعل راہ صفحہ 752)

خمیازہ

سب ایک دوسرے کی غلطیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ سیاست دان غلطیاں زیادہ کرنے لگتے ہیں تو مارشل لاء والے آجاتے ہیں۔ مارشل لاء والے غلطیاں کرنے لگتے ہیں تو خود سیاست دانوں کو لے آتے ہیں اور ان دونوں کی غلطیوں کا خمیازہ ملک کو بھگتنا پڑتا ہے۔

(محمود شام کی کتاب ''شب خیر'' سے انتخاب)

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

آسمانی بجلی اور اس سے بچاؤ کے طریق

بادلوں میں چمکنے اور گرجنے والی بجلی انتہائی طاقتور ہوتی ہے۔ اتنی طاقتور کہ ہم زمین پر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے گھروں میں بجلی 220 وولٹ کی ہوتی ہے اور اکثر کارخانوں میں 440 وولٹ کی۔ جو اتنی بھاری مشینوں کو چلاتی ہے۔ لیکن آسمانی بجلی کی ایک چمک کی لہر میں دس کروڑ وولٹ بجلی ہوتی ہے۔ جو 186282 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ادھر سے ادھر پھیلتی ہے تو اردگرد کی ٹھنڈی ہوا کو یکلخت 33000 سنٹی گریڈ تک گرم کر دیتی ہے۔ یہ درجہ حرارت سٹیل مل کے اندرونی درجہ حرارت سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ یہ شدید گرم ہوا تیزی سے چاروں طرف سرد ہوا کے غلاف سے دھماکہ کے ساتھ ٹکراتی ہے جس سے بجلی اور گرج پیدا ہوتی ہے۔ ایک تو یہ گرج بجلی کے چمکنے کے بعد پیدا ہوتی اور دوسرے آواز کی رفتار بجلی کے مقابلہ میں انتہائی کم ہے۔ لہٰذا ہمیں گرج کافی دیر کے بعد سنائی دیتی ہے۔ بادل جتنی دور ہو چمک اور گرج کا فرق اسی قدر زیادہ ہوگا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: ہمیں بادل کے گرجنے سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر آپ نے بادل کی گرج کو سنا ہے تو آپ بالکل محفوظ ہیں کیونکہ بجلی گزر چکی ہے اور اگر خدانخواستہ بجلی آپ پر گری ہے تو آپ گرج کو نہیں سن سکتے۔ گویا بادل کی گرج کو سننا محفوظ ہونے کی علامت ہے!

آسمانی بجلی چار طرح سے چمکتی ہے۔ ایک ہی بادل کے اندر پیدا ہونے والی بجلی۔ ایک بادل سے دوسرے بادل میں جانے والی بجلی، بادل سے ہوا میں پھیلنے والی بجلی۔ اور بادل سے زمین کی طرف آنیوالی بجلی اکثر اوقات جو بجلی ہمیں نظر آتی ہے وہ بادل سے زمین کی طرف آنیوالی بجلی ہے۔ بادل سے زمین کی طرف آنیوالی بجلی عام طور پر 9 میل لمبی لائن میں ہوتی ہے۔ جب کہ دو بادلوں کے درمیان کوندنے والی بجلی 90 میل تک لمبی ہوتی ہے۔ ہماری گھریلو کمزور سی بجلی پہنچانے والے ٹرانسفارمر میں اگر کبھی شارٹ سرکٹ سے دھماکہ ہو جائے تو اس کی آواز دور دور تک سنائی دیتی ہے۔ اگر 9 میل سے 90 میل لمبی لائن میں شارٹ سرکٹ سے دھماکہ ہوگا تو اس کی آواز دل کو دہلا دینے والی کیوں نہ ہوگی۔

آسمانی بجلی کیسے پیدا ہوتی ہے

جب آسمان پر بادل چھاتے ہیں تو اس کا مطلب ہے وہاں ٹھنڈک ہوگئی ہے اور پانی کے بخارات ننھے ننھے قطروں میں تبدیل ہوگئے ہیں جو ابھی اتنے موٹے اور بڑے نہیں ہوئے کہ ہوا ان کا بوجھ نہ سہار سکے اور وہ بارش کی صورت میں نیچے گرنے لگیں۔ زمین سے گرم ہوا کے مالیکیول اوپر اٹھتے ہیں تو اوپر کی سرد ہوا کے مالیکیول، پانی کے ننھے قطرے اور جمے ہوئے پانی کے مہین ذرات سینکڑوں میل کے علاقے میں جب ان مالیکیول سے ٹکراتے ہیں تو ان میں بجلی کے منفی اور مثبت چارجز پیدا ہو جاتے ہیں۔ اوپر کی سرد فضا میں مثبت اور نچلی گرم فضا میں منفی چارجز بنتے ہیں۔ ان دونوں چارجز کے ملنے سے جو شارٹ سرکٹ بنتا ہے اس سے بجلی کی چمک اور گرج پیدا ہوتی ہے۔ یہ منفی اور مثبت چارجز ایک ہی بادل کی اوپر کی اور نچلی سطح میں بھی ہو سکتے ہیں۔ دو بادلوں کے درمیان بھی ہو سکتے ہیں۔ اور زمین اور بادل کے درمیان بھی ہو سکتے ہیں۔ بادل سے بادل یا بادل سے ہوا میں جانے والی بجلی ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے لیکن زمین پر نہیں گرتی۔ لیکن بادل سے زمین کی طرف آنے والی بجلی سے زمین پر نقصان ہو سکتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بجلی اور مقناطیس کے منفی اور مثبت چارجز ایک دوسرے کو آپس میں کھینچتے ہیں۔ فضا میں موجود مادہ کے ایٹم عام طور پر نیوٹرل ہوتے ہیں یعنی ان کے اندر الیکٹران اور پروٹان برابر کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ فضا کے ماحول میں یکدم شدید گرمی یا شدید سردی کے نتیجہ میں مزید الیکٹران جذب کر کے یہ ایٹم منفی چارج یا الیکٹران خارج کر کے مثبت چارج کا حامل ہو سکتا ہے جسے ION کہا جاتا ہے۔ اس طرح اوپر کی فضا میں ٹھنڈک سے مثبت چارجز اور نچلی فضا میں منفی چارجز پیدا ہوتے ہیں تو یہ دونوں باہمی کشش سے بجلی کی لہر پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح زمین پر موجود اونچی عمارات، لمبے درخت اور مینار وغیرہ اپنے اندر مثبت چارجز رکھتے ہیں جو بادلوں کے نچلے حصہ کے منفی چارجز کی طرف لپکتے ہیں تو بادل اور زمین کے درمیان بجلی کی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔

بجلی کی مختلف شکلیں

بجلی کی لہر کئی مختلف شکلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ سب سے عام شکل تو کئی شاخوں والی لمبی لکیر ہوتی ہے جو ٹیڑھی شکل میں آسمان سے زمین کی طرف آتی ہے۔ پھر دوسری ایک ہی کٹی پھٹی سی لمبی لائن ہے۔ تیسری شکل میں کئی متوازی لائنیں زمین کی طرف اترتی ہیں اور چوتھی شکل وہ ہے جس میں ایک لمبی لائن بننے کے بعد وہ موتیوں کے ہار کی طرح دانوں کی شکل میں ختم ہوتی ہے۔ دو اور صورتیں بھی پیدا ہوتی ہیں لیکن وہ دراصل مختلف شکلیں نہیں ہیں۔ مثلاً ایک تو یہ صورت ہے کہ بجلی کی چمک تو نظر آتی ہے لیکن گرج نہیں ہوتی۔ اور ایک دوسری صورت یہ ہے کہ بادلوں کے پیچھے سے کچھ حصہ اچانک روشن ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں دراصل ایک ہی وجہ سے ہیں کہ بجلی ہم سے اتنی دور فاصلہ پر ہے کہ اس کی آواز ہم تک نہیں پہنچتی ورنہ اس علاقہ کے قریب کے لوگ اس وقت ایسے ہی تجربہ سے گزر رہے ہوتے ہیں جیسے ہمارے قریب بجلی پیدا ہونے کی صورت میں ہم محسوس کرتے ہیں۔ آسمانی بجلی کی ایک اور شکل انتہائی عجیب و غریب اور خوفناک ہے جسے گولہ بجلی کہا جاتا ہے۔ کرکٹ کے گیند سے بڑا آگ کا گولہ جو سرخ، زرد یا ملٹا رنگ کا ہو سکتا ہے۔ فضا میں تیرتا ہوا نظر آتا ہے اور چند سیکنڈ کے بعد غائب ہو جاتا ہے۔ عام طور پر زبردست طوفان اور کافی زیادہ بجلی کڑک چمکنے کے بعد یہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ زمین پر بھی اتر آتا ہے۔ یہاں تک کہ گھروں، کھلیانوں اور ہوائی جہازوں تک کے اندر داخل ہوتا دیکھا گیا ہے۔ سائنسدان اس کے بارے میں وضاحت کرنے سے عاجز ہیں کہ یہ کیسے پیدا ہوتا ہے اور اس میں کیا ہوتا ہے۔ اسی سے ملتی جلتی بجلی کی ایک اور شکل بھی ہے جو عام طور سے بجلی اور طوفان کے وقت اونچی نوکدار چیزوں کے اردگرد دیکھنے میں آتی ہے جیسے ہوائی جہاز، اونچا مینار، لمبا درخت وغیرہ۔

آسمانی بجلی سے بچاؤ

ایک موٹا اصول آسمانی بجلی کے بارے میں یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ یہ عام طور پر کسی علاقے کی سب سے اونچی اور نسبتاً نوکدار چیز پر گرتی ہے۔ اس اصول کے تحت بجلی کے طوفان میں بہت اونچی لمبی بلڈنگ کی بجائے کم اونچے مکان کے اندر پناہ لینی چاہئے اور ہو سکے تو کسی لکڑی کے پاؤں والی چیز چارپائی، میز، کرسی، صوفہ وغیرہ پر بیٹھ جانا چاہئے۔ اگر گھر سے باہر طوفان میں گھر جائیں تو نسبتاً کم اونچے درخت کے نیچے پناہ لینی چاہئے اور اکیلے درخت کی بجائے اگر کچھ درخت اکٹھے ہوں تو ان کو منتخب کرنا چاہئے۔ اگر صرف ایک ہی درخت موجود ہے تو اس کے نیچے پناہ لینا خطرناک ہے۔ بہتر ہے کہ اس سے دور کھلے آسمان تلے رہیں۔ اگر قریب کوئی درخت عمارت وغیرہ نہیں ہے تو کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھ جانا زیادہ بہتر ہے مقصد یہ ہے کہ کوئی ایسی صورت پیدا نہ ہونے دیں کہ اردگرد کی جگہ سے آپ مخروطی شکل میں اونچے دکھائی دیں یا آپ کی پناہ گاہ ایسی ہو۔ اسی لئے ایک بلڈنگ کی جگہ اسی اونچائی کی مشترک عمارات زیادہ بہتر ہیں۔ لیکن اگر صرف ایک ہی بلڈنگ ہے تو اس کے اندر پناہ لینی ٹھیک ہے۔ ایسے حالات میں کار، بس، ٹرک وغیرہ کے اندر پناہ لینا ٹھیک ہے لیکن اس کی چھت کھلی نہیں ہونی چاہئے اور اندر بیٹھ کر دھاتی حصوں سے الگ رہیں۔ اگر آپ بائیسکل یا موٹر سائیکل پر ہیں تو اس سے علیحدہ ہو کر بیٹھ جائیں۔ پانی سے حتی الامکان دور رہیں۔ ٹیلی فون سے گریز کریں اور گھر میں موجود پانی کے نل کو استعمال نہ کریں۔ یہ احتیاطیں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی معلوم ہونگی لیکن عام طور پر ایسے طوفان کے وقت ہم اپنے گھر میں ہوتے ہیں یا کسی محفوظ جگہ پر۔ اس لئے ان تدابیر کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ لیکن جن ممالک میں ایسے طوفان اکثر آتے ہیں یا کبھی گھر سے یا آبادی سے دور ایسے طوفان میں گھر جائیں تو ان تدابیر کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ دنیا میں ہزاروں لوگ ہر سال آسمانی بجلی کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اونچی عمارات کو بجلی سے بچانے کے لئے خصوصی انتظامات کئے جاتے ہیں۔ سب سے اونچی چھت پر ایک دھات کی راڈ لگائی جاتی ہے جو آسمانی بجلی کو اپنی طرف کھینچتی ہے کیونکہ وہ بلڈنگ کا سب سے اونچا نوکیلا کنارہ ہے۔ اس راڈ سے بجلی کی تار لگا کر اسے نیچے ایک اور راڈ کے ذریعہ زمین میں کم از کم دس فٹ کی گہرائی تک دبانا چاہئے۔ زمین میں دبائی جانے والی راڈ بالکل سیدھی ہونی چاہئے اور زمین نیچے نمدار ہونی چاہئے۔ اس مقصد کے لئے سوراخ میں تھوڑا سا کوئلہ اور نمک ملا کر بھی ڈالا جا سکتا ہے۔ یہ راڈ بلڈنگ سے کم از کم دو فٹ کے فاصلہ پر زمین میں دبائی جائے۔ خاص طور پر اکیلی کھڑی بلڈنگ کو اس طرح محفوظ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ شہروں میں چونکہ عمارات اکٹھی قریب قریب واقع ہوتی ہیں اس لئے وہاں ایسے خصوصی انتظام کی ضرورت نہیں پڑتی۔

آخر میں ایک ضروری بات کا بیان بے محل نہ ہوگا۔ آسمانی بجلی اتنی خطرناک ہونے کے باوجود ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمارے چاروں طرف پھیلے ہوئے ان گنت قوانین قدرت ایسے ہیں کہ ہمیں کبھی ان کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ بے شمار قوانین قدرت ہمارے علم سے ہی باہر ہیں۔ اب یہ سادہ سا قانون قدرت کہ پانی گرم ہو کر بھاپ میں تبدیل ہو جاتا ہے اتنا زبردست ہے کہ اس سے انسان نے ریل گاڑی چلائی۔ بڑے بڑے تھرمل بجلی گھر بنائے۔ سمندر کے کڑوے اور شہروں کے گندے نالوں کے غلیظ اور بدبودار پانی کو ری سائیکل کر کے صاف اور میٹھے پانی میں تبدیل کیا۔ اور اسی قانون کے تحت سمندروں کا پانی بخارات بن کر آسمان پر پہنچا لیکن آسمان میں غائب نہیں ہو گیا بلکہ چار میل کی بلندی پر پہنچنے کے بعد ایک اور قانون قدرت نے اسے وہاں پر روک لیا اور مزید اونچا نہ جانے دیا۔ جوں جوں اوپر جاؤ گے ٹھنڈک زیادہ ہوتی جائے گی کے قانون کے تحت اوپر کی ٹھنڈک نے ان بخارات کو ننھے ننھے پانی کے قطروں سے بنے ہوئے بادلوں کی شکل میں ڈھال دیا اور یوں بخارات اتنے بھاری ہوگئے اور اوپر کی ہوا اس قدر لطیف ہوگئی کہ بادل ایک خاص اونچائی پر پہنچ کر رک گئے۔ سبحان اللہ۔ کیا آٹومیٹک نظام ہے خدا تعالیٰ کا کہ جس قدر گرمی زیادہ پڑی، اسی قدر زیادہ بخارات اٹھ کر بادل بنے اور اسی قدر بارشیں زیادہ ہوئیں اور اسی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

ضرورت انسپکٹران و محررین درجہ دوم

نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران اور محررین درجہ دوم کی آسامیوں کے لئے کم از کم ایف-اے ایف-ایس سی 45% نمبر حاصل کر کے پاس کرنے والے اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں- درخواستیں تعلیمی قابلیت کی سندات اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی مع تصدیق مکرم امیر صاحب/ مکرم صدر صاحب جماعت 28 فروری 2002ء تک دفتر میں پہنچ جائیں-

(ناظم مال وقف جدید)

ولادت

مکرم مظہر احمد صاحب چیمہ کارکن دفتر الفضل کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹی اور بیٹے کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "سبیکہ مظہر" عطا فرمایا ہے- بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- بچی مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری مال چک 88 شمالی ضلع سرگودھا (حال لندن) کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اشرف ممتاز صاحب مربی سلسلہ (مرحوم) کی نواسی ہے- نومولودہ کے نیک، سعادت مند، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

گمشدہ بٹوا

مورخہ 29 جنوری کی شام خاکسار کا بٹوا ایوان محمود کے قریب کہیں گم ہو گیا ہے- اس میں چند ضروری کاغذات کچھ رقم اور شناختی کارڈ ہے- جن کو ملے براہ مہربانی مندرجہ ذیل فون نمبر یا ایڈریس پر اطلاع دیں-

محمد سعید خالد مربی سلسلہ 24/16 دار الرحمت وسطی ربوہ فون نمبر 211104

ضروری اعلان

جو قارئین ہاکرز کے ذریعہ الفضل اخبار حاصل کرتے ہیں- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ماہ جنوری 2002ء مبلغ اکیاسی (81) روپے بنتا ہے- براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں-

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم منور احمد قمر صاحب آف جرمنی کے معدہ کا آپریشن تجویز ہوا ہے احباب سے ان کے کامیاب آپریشن اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے-

بقیہ صفحہ 1

میں آئی-

جماعت کے معروف شاعر ہفت روزہ "لاہور" کے مدیر محترم ثاقب زیروی صاحب 13 جنوری بروز اتوار لاہور میں وفات پا گئے- آپ کو ایک لمبا عرصہ جلسہ سالانہ کے موقع پر نظم پڑھنے اور اپنا کلام پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوتی رہی- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو آپ کی پرسوز آواز بہت پسند تھی- آپ سادہ طبیعت کے پرخلوص انسان تھے- نثر اور نظم کے ذریعہ صحافت کے میدان میں غیر معمولی خدمات سر انجام دی ہیں- بڑے نڈر صحافی تھے- اپنے موقف کو موثر رنگ میں پیش کرتے تھے- کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کی- ان کی صحافتی خدمات آب زر سے لکھی جائیں گی کیونکہ کلمہ حق کہنے کا انداز جرأتمندانہ تھا- اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے- پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے چھوڑے ہیں-

مکرمہ جنت خاتون صاحبہ 15 دسمبر 2001ء کو لاہور میں وفات پا گئیں- مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور سلسلہ سے اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں- آپ محترم شفیق احمد ملک صاحب، محترم ڈاکٹر رفیق احمد ملک صاحب آرکیٹیکٹ لاہور کی والدہ تھیں

مکرمہ حفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری سردار احمد صاحب آف فیصل آباد 13 دسمبر 2001ء کو وفات پا گئیں- آپ ایک نیک دل اور تقویٰ شعار خاتون تھیں- آپ کے میاں ایک لمبے عرصے تک فیصل آباد جماعت کے سیکرٹری مال رہے ہیں- آپ مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سول سرجن کی والدہ تھیں-

مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب چیمہ ریٹائرڈ آرڈیننس آفیسر 4 اکتوبر 2001ء کو بعمر 94 سال اسلام آباد میں وفات پا گئے- مرحوم ایک پرہیزگار شریف النفس انسان تھے- آپ راولپنڈی جماعت کے عہدیدار رہے- آپ موصی تھے-

مکرم ملک محمد سعید کوئٹہ والے 20 اگست 2001ء کو بعمر 89 سال وفات پا گئے- ان کے بعض عزیز یہاں ساؤتھ آل جماعت کے ممبر ہیں-

اللہ تعالیٰ سب مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود نگہبان اور متکفل ہو- آمین

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ایران عراق اور شمالی کوریا برائی کی جڑ ہیں

بش امریکہ کے صدر جارج بش نے کہا ہے کہ ایران عراق اور شمالی کوریا برائی کی جڑیں ہیں ان تینوں کے خلاف کارروائی کریں گے جو وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار تیار کر رہے ہیں یہ ممالک امریکہ کو بلیک میل کرنے کے علاوہ کسی بھی وقت اس کے اتحادیوں پر حملہ کر سکتے ہیں- امریکی کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فلپائن، بوسنیا اور صومالیہ سمیت درجنوں ممالک میں دہشت گردوں کے نیٹ ورک ہیں ان ملکوں نے یہ نیٹ ورک ختم نہ کئے تو امریکہ خود یہ کام کرے گا- پاکستان میں دہشت گردوں کے خلاف کریک ڈاؤن قابل تعریف ہے- ہم سنگین خطرات میں گھرے ہوئے ہیں- قوم حالت جنگ میں ہے- دہشت گردوں سے لڑنے کے لئے 3 کروڑ ڈالر روزانہ خرچ ہو رہے ہیں - پینٹاگون کے اخراجات 50 ارب ڈالر بڑھائے جائیں گے- انہوں نے کہا مشرف قابل تعریف ہیں- دہشت گردی کے خلاف جنگ کا دائرہ مشکوک اسلامی ممالک تک پھیلائیں گے-

ایران نے بش کا بیان مسترد کر دیا

ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی نے صدر بش کے ان الزامات کو مسترد کر دیا ہے کہ ایران بین الاقوامی دہشت گردی میں ملوث ہے- انہوں نے کہا کہ ایران جارج بش کے الزامات کو اپنے داخلی معاملات میں مداخلت سمجھتا ہے- عراق اور شمالی کوریا نے بھی امریکی صدر کے الزامات کو مسترد کر دیا ہے-

15 کشمیری شہید

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں اپنی ظالمانہ کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے مزید 15 افراد کو فائرنگ اور تشدد کر کے شہید کر دیا- سری نگر میں بھارتی فوج نے مجاہدین کے شبہ میں 3 عام شہریوں کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا- مینڈھر میں بی ایس ایف کے اہلکاروں نے تشدد کر کے 3 شہریوں کو شہید کر دیا-

اسرائیلی فوجیوں پر فدائی حملہ

فلسطینی فدائی نے خودکش بم حملے میں اسرائیلی سیکورٹی سروس کے دو ایجنٹوں کو شدید زخمی کر دیا مغربی کنارے میں اسرائیلی ٹینکوں سے حملہ کر کے چھ فلسطینی زخمی کر دیئے اور تین کو گرفتار کر لیا-

افغانستان پر بمباری بند کرنے کا مطالبہ

افغانستان کی وزارت دفاع کے ترجمان نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ افغانستان میں جتنا جلد ممکن ہو بمباری بند کر دے- کیونکہ طالبان اور اسامہ بن لادن کے تمام خفیہ مقامات تباہ ہو چکے ہیں-

یاسر عرفات امن کی کنجی ہے- چین

چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن کی کنجی یاسر عرفات کی قیادت کے پاس ہے اگر یاسر عرفات اور فلسطینی نیشنل اتھارٹی کی قیادت کو برقرار رکھا گیا تو مشرق وسطیٰ میں کشیدہ صورتحال بہتر ہو جائے گی- انہوں نے کہا کہ چین کے نزدیک فلسطینی عوام کا بہتر لیڈر یاسر عرفات ہے جو ان کے صحیح موقف کا علمبردار ہے-

بقیہ صفحہ 6

قدر- سمندروں کا ناقابل استعمال پانی میٹھے پانی میں تبدیل ہو کر گرمی سے خشک ہوئے دریاؤں کے پھر سے بھر جانے اور زیر زمین پانی کی خشکی سے نیچے پہنچی ہوئی تہہ کو پھر سے اوپر انسان کی پہنچ کے اندر لانے کے سامان ہوئے- اور یہ سائیکل کروڑوں اربوں سال سے یونہی چلا آ رہا ہے اور زمین پر موجود ہر قسم کی زندگی کی بقا کا سامان ہوتا چلا آ رہا ہے- رہی آسمانی بجلی، بارش کی افادیت تو ٹھیک ہے اس کی سمجھ آ گئی- یہ خدا تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایسی خوفناک چیز کیوں چسپاں کر دی؟ تو نہیں جناب اس کا اپنا ایک کام ہے اور انتہائی زبردست- اگر یہ بجلی نہ ہوتی تو ہماری یہ زمین بنجر بیابان ہوتی- زمین کی زرخیزی کے لئے سب سے ضروری جزو نائٹروجن ہے- اگر زمین نائٹروجن سے محروم ہو جائے تو باقی سب کھادیں بے کار ہیں- دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں نائٹروجن کھاد بنانے کے کارخانے قائم ہیں- لیکن ان غریب ملکوں کا کیا ہو جہاں یہ کارخانے نہیں ہیں- خدائے رحمان نے کسی کو بے سہارا نہیں چھوڑا- اپنی صفت ربوبیت کے تحت سب کی روزی کا سامان کیا ہے- صرف ایک طاقتور طوفان بادوباراں کے دوران چمکنے والی بجلی کے نتیجہ میں اتنی نائٹروجن کھاد پیدا ہوتی ہے جو ساری دنیا کے سارے کارخانوں کی سال بھر میں پیدا کی جانے والی نائٹروجن کے برابر ہے!- اور یہ نائٹروجن بارش کی بوندوں میں گھل کر جب زمین پر اترتی ہے تو کیا کہنے- زمین کی بھوک پیاس سب ختم ہو کر زمین پھر سے سونا اگلنے کے قابل ہو جاتی ہے- کون پاگل ہے جو یہ کہے کہ ایسے قوانین قدرت خود بخود پیدا ہو گئے تھے اور لاکھوں کروڑوں سال سے خود بخود چلے جا رہے ہیں اور ان کا بنانے والا خالق کوئی نہیں ہے؟

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
تریاق اٹھرا: مرض اٹھرا کی کامیاب ترین دوا
نورنظر: اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں بفضلہ تعالیٰ 80% سے زائد نتائج- حب امید: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعہ یکم فروری غروب آفتاب:	5-44
☆ ہفتہ 2 فروری طلوع فجر :	5-36
☆ ہفتہ 2 فروری طلوع آفتاب:	7-00

ملک میں قانون کی بالادستی نہیں ہے صدر

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ یہاں قانون توڑنا عام بات ہے اور قانون توڑنے کو بڑائی سمجھا جاتا ہے جس ملک میں قانون کی بالادستی نہ ہواس کو دنیا میں سافٹ سٹیٹ کہتے ہیں اور پاکستان بھی آجکل ایسا ہی ملک ہے- امن وامان قائم کرنے کے لئے پولیس فرنٹ لائن فورس ہے اس کی بہت کمزوریاں ہیں ان کو دور کرنا ہوگا- ہم سب وردی والوں کا ایک ہی مقصد یعنی ملک میں قانون کی بالادستی قائم کرنا ہے- انہوں نے مزید کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک ہمارے پولیس رولز وہی ہیں جو ہمیں دبانے کے لئے 1861ء میں بنائے گئے تھے- ہم نے نئے پولیس رولز 2002ء میں بنائے ہیں جو جلد ہی سامنے آجائیں گے- ان خیالات کا اظہار انہوں نے لاہور میں پنجاب پولیس کے دربار سے خطاب کرتے ہوئے کیا-

دنیا کو منصفانہ رویہ اپنانا پڑے گا وزیر خارجہ

عبدالستار نے کہا ہے کہ تنازع کشمیر منصفانہ طور پر طے کئے بغیر پاکستان اور بھارت کے درمیان پائیدار امن نہیں ہوسکتا- پاکستان بھارتی فوج کے جارحانہ اجتماع کے دباؤ میں نہیں آئے گا- بھارت کو بالآخر اقوام متحدہ کے چارٹر پر عمل کرتے ہوئے مسئلہ کشمیر پرامن بات چیت سے منصفانہ طور پر طے کرنا پڑے گا- انہوں نے کہا صدر مشرف پاکستان کو جدید اور متوازن اسلامی فلاحی مملکت بنائیں گے- انہوں نے مزید کہا کہ چین کی طاقت کی وجہ سے دنیا کو منصفانہ رویہ اپنانا پڑے گا-

جسے بچانا چاہئے پولیس اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے

صدر مشرف نے کہا ہے کہ پولیس اس کے خلاف کارروائی کرتی ہے جسے بچانا چاہتے اور جس کے خلاف کارروائی کرنا چاہئے اسے بچاتی ہے- لاہور میں پولیس دربار سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ اگر میں اسلام آباد جارہا ہوں تو راستے میں پولیس والے اور فوجی بھی کھڑے ہوتے ہیں اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی سائیکل والا غریب آدمی ہے تو اسے تھپڑ مارے جاتے ہیں لیکن کار والے کو کوئی نہیں مارتا ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ ہمیں ڈاکو مارتے ہیں ان سے بچنے کے لئے پولیس کے پاس جائیں تو وہ بھی مارتی ہے-

امریکی صدر کا صدر مشرف کو خراج تحسین

امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک اس کا مکمل خاتمہ نہیں ہوجاتا- اپنے پہلے سٹیٹ آف یونین خطاب میں انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا خطرہ ابھی موجود ہے اور ہمارا مقصد دہشت گردوں کے کیمپوں کو ختم کرنا' ان کے منصوبوں کو ناکام بنانا اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لانا ہے- انہوں نے کہا دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنا' ملک کی سلامتی اور معیشت کی بہتری میری ترجیحات میں شامل ہے- انہوں نے پاکستان کی حکومت کی طرف سے انتہاپسندی کے خلاف کئے جانے والے اقدامات کی تعریف کی اور صدر جنرل مشرف کو ان کی مضبوط قیادت پر خراج تحسین پیش کیا-

پاکستانیوں کے لئے ویزا کی سہولت بحال

صدر پاکستان کے خصوصی ایلچی کی حیثیت سے وفاقی وزیر مواصلات وریلوے کو کویت' اومان اور دبئی کے دورے پر بھجوایا گیا- واپس پاکستان پہنچ کر انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ ان کا دورہ کامیاب رہا- انہوں نے بتایا کہ اس دورے کا مقصد پاکستان اور بھارت کے درمیان پیدا ہونے والی کشیدگی سے برادر دوست ممالک کو آگاہ کرنا تھا- انہوں نے کہا کہ اومان اور کویت نے پاکستانیوں کے لئے ویزا سہولت بحال کرنے پر اتفاق کیا- اور اس سلسلے میں جب دبئی کے حکمران شیخ زید بن سلطان النہیان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ہماری تجویز پر عمل کرتے ہوئے پاکستانیوں کے لئے ویزا کی سہولیات متحدہ عرب امارات میں فوری طور پر بحال کردی ہیں- یاد رہے دبئی کے حکمران نے واضح طور پر کہا کہ بھارت اپنی فوجیں سرحدوں سے واپس بلائے-

پاکستان کو مُلّائی نہیں جدید اسلامی ریاست بنائیں گے

صدر مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اسلامی جمہوریہ ہے اور یہ اسلام ہی کے نظریہ پر قائم ہوا تھا اس کو مُلّائی اور سیکولر نہیں بلکہ ایک ماڈرن اسلامی ریاست بنانا چاہتا ہوں وہ جامعہ اشرفیہ کے دورے کے موقع پر خطاب کررہے تھے-

پولیس کیلئے 27 کروڑ کی گرانٹ کا اعلان

صدر مشرف نے اپنے دورہ لاہور کے دوران پولیس اور لاہور کے لئے مجموعی طور پر 79 کروڑ 80 لاکھ روپے کی فراہمی کا اعلان کیا ہے- صدر نے گورنر ہاؤس میں چیف سیکرٹری کی طرف سے دی جانے والی بریفنگ کے بعد لاہور شہر کی دو سکیموں "واٹر سپلائی سکیم" اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی مشینری کے لئے 52 کروڑ 80 لاکھ روپے کی فراہمی کا بھی اعلان کیا- اس سے قبل پولیس لائنز میں خطاب کے دوران پولیس ویلفئر ٹرسٹ کے لئے 2 کروڑ روپے اور پولیس لائنز ملازمین کے رہائشی منصوبے کی تعمیر کے لئے 25 کروڑ روپے کا اعلان کیا-

بقیہ صفحہ 2

10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 6 فروری 2002ء

12-30 a.m	عربی سروس
1-30 a.m	تبرکات
2-30 a.m	طب کی باتیں
3-30 a.m	بنگالی ملاقات
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-تاریخ احمدیت
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-45 a.m	مجلس سوال وجواب
7-45 a.m	ہماری کائنات
8-15 a.m	اردو کلاس
9-30 a.m	فرانسیسی سیکھیے
10-05 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سواحیلی پروگرام
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
2-45 p.m	تقریر
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سفر ہم نے کیا
5-05 p.m	تلاوت-تاریخ احمدیت-خبریں
6-00 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگالی پروگرام
8-00 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-30 p.m	نارویجئین سروس
9-10 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	فرانسیسی سروس
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

ٹریکٹر برائے فروخت
میسی فرگوسن 240' بمعہ ہل اچھی حالت میں
(ملکیتی صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب)
برائے رابطہ: مینیجر چوہدری محمد اشرف چچہ
16 شکور پارک ربوہ فون نمبر 213451

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

آپریشن سے پہلے ایک بار مشورہ ضرور کرلیں
خونی بادی بواسیر کا مکمل علاج صرف 30 دن
میں قیمت کورس 100 روپے فسچولہ اور فسر مکمل
علاج صرف 30 دن میں قیمت کورس 100 روپے
رابطہ: ڈاکٹر ایم-ایس راناڈاکٹر مبشر احمد صدیقی
722 نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون:7832298 نوٹ: مشورہ کیلئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شور کوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں- تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان' شجر کاری' ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12- ٹیگلور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر- **رفیق دماغ**
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا- بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ- کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں-
تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

مکان برائے فوری فروخت
ربوہ کے وسط میں واقع مکان برقبہ دس مرلے
برائے فوری فروخت ہے-
رابطہ: نصیر احمد خان ولد بشیر احمد خان مرحوم
مکان نمبر 14/21 دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ
فون 051-56134883-04524-213435
03204465159